منظوم خراجِ عقیدت

ترتیب حافظ
عتیق الرحمن
لدھیانوی

حضرتِ شہید رحمہ اللہ کی
بارگاہِ عالی میں
مختلف شعرائے خراجِ عقیدت سے

منتخب اشعار

سید شاہ نفیس الحسینی صاحب، لاہور

قبائے نور سے سج کر......

قبائے نور سے سج کر لہو سے باوضو ہوکر
وہ پہنچے بارگاہ حق میں کتنے سرخرو ہوکر
فرشتے آسماں سے ان کے استقبال کو اترے
چلے ان کے جلو میں باادب، با آبرو ہوکر
جہان رنگ وبو سے ماورا ہے منزل جاناں
وہ گزرے اس جہاں سے بے نیاز رنگ وبو ہوکر
جہاد فی سبیل اللہ نصب العین تھا ان کا
شہادت کو ترستے تھے سراپا آرزو ہوکر
وہ رہباں شب کو ہوتے تھے تو فرساں دن میں رہتے تھے
صحابہ کے چلے نقش قدم پر ہوبہو ہوکر
مجاہد سر کٹانے کے لئے بہت بے چین رہتا ہے
کہ سرافراز ہوتا ہے وہ خنجر در گلو ہوکر
سر میداں بھی استقبال قبلہ وہ نہیں بھولے
کیا جام شہادت نوش انہوں نے قبلہ رو ہوکر
زمین وآسماں ایسے ہی جانبازوں پہ روتے ہیں
سحاب غم برستا ہے، شہیدوں کا لہو ہوکر
نفیس ان عاشقان پاک طینت کی حیات وموت
رہے گی نقش دہر اسلامیوں کی آبرو ہوکر

جناب سید امین گیلانی، لاہور

عاشق عقبیٰ!

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر

اے قحبہ دنیا! ترے قابو میں نہ آیا
وہ عاشق عقبیٰ ترے قابو میں نہ آیا

سو مکر کیے تو نے کہ قابو میں وہ آئے
یوسف تھا، "زلیخا"! ترے قابو میں نہ آیا

تو نے تو بہت دام بچھائے اری دنیا
جنت کا پرندہ ترے قابو میں نہ آیا

تو کہتی تھی یوسفؒ تو فرشتہ ہے فرشتہ!
دیکھا، وہ فرشتہ تیرے قابو میں نہ آیا

انسان کی ہستی تو ہے اک سائے کی مانند
ہاں ہاں! وہی سایا ترے قابو میں نہ آیا

اے دل تھی مہینوں سے ملاقات کی خواہش
اے دل وہی لمحہ ترے قابو میں نہ آیا

بہہ نکلے ہیں تیرے غم یوسف میں جو آنسو
یہ درد کا دریا ترے قابو میں نہ آیا

کتنے ہی بزرگوں کی امیںؔ میتیں دیکھیں
تقدیر کا لکھا ترے قابو میں نہ آیا

یوسفؒ تجھے ملنا تھا، جو انعام لکھا تھا
قدرت نے شہیدوں میں ترا نام لکھا تھا

جناب شاہین اقبال اثر

سالارِ ختمِ نبوت شہید اعظم

شہادت کی دعاؤں نے اثر دکھلادیا اپنا
بالآخر راہ حق میں خون تک بکھرادیا اپنا

گزاری زندگی ختم نبوت کی حفاظت میں
اور اپنی جان دے کر بھی مشن پھیلادیا اپنا

جلے تو شان سے یا پھر اسے گل کردیا جائے
ہوا کے رخ پہ کچھ یوں رکھ دیا جلتا دیا اپنا

نفاذ دین حق کی سربلندی جب نہیں دیکھی
تو فرط غم میں سر ہی آپ نے کٹوادیا اپنا

جہاں بھر کے گلوں پہ گرچہ ہے پژمردگی چھائی
شہید ناز نے لیکن چمن مہکادیا اپنا

جو دین حق کے داعی ہیں کفن بردوش ہوجائیں
لہو کے دوش پر پیغام یہ کہلادیا اپنا

یہ سچ ہے جیتے جی امت نے پہچانا نہیں ان کو
جہاں سے جاتے جاتے مرتبہ بتلادیا اپنا

فقیہِ وقت بحر علم شیخ ومرشد کامل
فراقِ حضرتِ اقدس نے دل دہلادیا اپنا

زمانہ محوِ حیرت تھا اس اخلاص وتواضع پر
کہ اک شاگرد کو بھی ہاتھ جب پکڑادیا اپنا

یہاں بھی خلق میں محبوب بن کر مرتبہ پایا
وہاں بھی پرچم مقبولیت لہرادیا اپنا

سید سلمان گیلانی

افتخارِ دیوبند!

حضرت یوسف تھے ناز و افتخارِ دیوبند
وہ تھے شانِ اہل سنت اور وقارِ دیوبند

وہ امامِ زاہداں تھے عارفوں کے سربراہ
آسمانِ عِلم پر چمکے وہ مثل مہر و ماہ

پر عزیمت اور عظمت سے ہے جن کی داستاں
وہ انہی اسلاف کے تھے پاسبان و ترجماں

کیا کہوں اُن وارثانِ انبیأ کا میں مقام
ان کی عظمت کو فرشتے بھی کریں جھک کر سلام

کیسے ان اسلاف کی ہوں عظمتیں مجھ سے بیاں
ہے قلم معذور میرا اور عاجز ہے زباں

پیکرِ علم و عمل تھا یوسفِ لدھیانویؒ
اس کے دل پر منکشف تھے سب علومِ تھانویؒ

مجلس ختم نبوت کا تھا وہ نائب امام
خواجہ خان محمد کے تھا بعد اس کا مقام

گمرہوں نے راہ پائی اس کی تصنیفات سے
جاہلوں نے علم سیکھا اس کی تعلیمات سے

عاشقِ سنت تھا وہ دیوانہ قرآن تھا
اہل باطل کے لئے اللہ کی وہ برہان تھا
اس کی کوشش تھی مٹادے دہر سے باطل پلید
لیکن اس کو چند خود غرضوں نے کرڈالا شہید

وہ تو فردوس بریں میں ہوگیا خود جاگزیں
پر ہماری زندگی ہے بار، بر روئے زمیں
کون ظالم تھا یہ کس نے ہم پہ ڈھایا ہے ستم
پوچھتے ہیں اس کے بچے، حاکمو! باچشمِ نم
سرپرست اقرا کا یکدم ہی کہاں غائب ہوا
اس طرح لگتا ہے سر سے آسماں غائب ہوا
پوچھتا ہے غم سے بوجھل دل لئے مفتی جمیلؔ
کس کو میں منصف کروں کس کو بناؤں میں وکیل
صبر تو کرلیں گے لیکن یہ بھی سن رکھیں حضور
خونِ یوسفؒ لائے گا اک روز رنگ اپنا ضرور
اے خدا سلمان گیلانی کی ہے تجھ سے دعا
فکر اس کی زندہ رکھنے کا ہمیں دے حوصلا

مولانا محمد ابراہیم فانی اکوڑہ خٹک

ہائے شہادت مولانا محمد یوسف شہیدؒ

۱۴۲۱ھ

بہر باطل برق خاطف تیغ برانی نماند
حجت وبرہان حق آں سیف ربانی نماند
برشہادت فاخرہ فائز شدہ بر فضل رب
آں شہنشاہ قلم آں شیر یزدانی نماند
عالم یک بے بدل کہ صاحب کردار بود
خوب سیرت در زماں آں یوسف ثانی نماند
بر فراق اوہمہ پیرو جواں گریہ کناں
واسطے مسترشدیں آں پیر نورانی نماند
آں ادیب بے عدیل وجامع شرع وطریق
جسم تقویٰ وتقدس عکس ایمانی نماند
گل شدہ صد حیف اللہ شمع جمع قدسیاں
وائے حسرت آں چراغ بزم روحانی نماند
یا الہ العالمینا محشرستاں شد زمین
حسرتا واحسرتا آں مرد حقانی نماند

با محمد مرحبا مغفور شد تاریخ او

۱۳۲۶ ۹۵

ہائے با دنیائے فانی شیخ سبحانی نماند

چوں کہ رحلت کرد حضرت یوسف لدھیانوی

قوت صبرے خدایا در دل فانی نماند

در شعر ہشتم در مصرعہ اول از با محمد مغفور رواز مصرعہ ثانی مکمل سن شہادت ۱۴۲۱ھ حاصل میشود (فانی)

جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

حضرت لدھیانوی شہیدؒ

عالمِ بے مثل، فاضل بے مثال

یوسفے درمصرِ خود مثلے نہ داشت

حضرتِ یوسف شہید لم یزل

۲۰۰۰ء

صاحبِ حق، خلق راگریاں گذاشت

۱۴۲۱ھ ۱۴۲۱ھ

قاری قیام الدین حسینی، جہلم

یا اسفیٰ علیٰ یوسف

وہ خاک وخون میں اپنے نہا گئے یوسفؒ
ہمیں فراق میں اپنے رُلا گئے یوسفؒ

جو راہ حق میں لگائیں گے جان کی بازی
وہ مر کے زندہ ہیں مژدہ سنا گئے یوسفؒ

یہ جان اُن کی امانت ہے جب کہیں دے دو
نہا کے خون میں سب کو بتا گئے یوسفؒ

فقیہ وشیخ بھی تھے حق کے ترجمان بھی تھے
ہزاروں علم کے دریا بہا گئے یوسفؒ

شبانہ روز تھے جس کی تلاش میں بے چین
خدا کا شکر ہے منزل وہ پا گئے یوسفؒ

بجھا سکے نہ کبھی جن کو تند وتیز ہوا
دیئے قُرآن کے ایسے جلا گئے یوسفؒ

صراط مستقیم کا سائل نے جب پتہ پوچھا
کتاب لکھ کے قلم کو سجا گئے یوسفؒ

دکان علم بھی تھے اور عمل کے پیکر بھی
فقط کہا نہیں کر کے دکھا گئے یوسفؒ

جو اہل کفر کو اس مرد حق نے للکارا
ہوئے فرار وہ گویا چباگئے یوسفؒ

یہ باغ ختم نبوت سدا بہار رہے
اسی میں زندگی اپنی کھپاگئے یوسفؒ

جو اختلاف کی ظلمت میں حق کے تھے جویا
تو راہ راست پہ ان کو لگاگئے یوسفؒ

ہزاروں پھول تھے گلشن میں ان میں ان کو چنا
نہ جانے موت کو کیوں اتنے بھاگئے یوسفؒ

وہ دیکھو یوسفین بنے مجمع البحرین
جو مرکے پہلوئے یوسفؒ میں آگئے یوسفؒ

یہ کہہ کے جیش محمدؐ کا میں سپاہی ہوں
مجاہدین کے پاؤں جماگئے یوسفؒ

جناب خیر محمدؒ کے آپؒ تھے تلمیذ
تو فیض خیر کی دولت لٹاگئے یوسفؒ

جناب یحیٰ ہوں وہ یاکہ ہوں عتیق وسعید
انہیں بھی دین کا وارث بناگئے یوسفؒ

حسینی تو جو اکابر کا ہے کفش بردار
یہی تو بات دلوں میں بٹھاگئے یوسفؒ

مولانا مفتی رضاءالحق
دارالعلوم زکریا جنوبی افریقہ

نقیب حق

تحریر کے امیر ہر اک دل میں جاگزیں
خلد بریں کا حضرت لدھیانویؒ مکیں
تاریکیوں کے دور میں وہ تھے نقیب حق
اب بن گئے ہیں اہل فلک کے وہ ہم نشیں
اخلاق دل پسند تھے اعمال بھی بلند
تحریر میں چھپا ہوا تھا ذوق انگبیں
ان کے قلم کے پھول تھے ہر طبقہ میں قبول
افکار کی بلندیاں افلاک کی قریں
مرقد میں دوستوں نے اتارا نہیں انہیں
اتری ہے آج جرأت اظہار در زمیں
کتنے مریض روح، شفایاب آپ سے
کتنوں کے دل کے ظرف میں پیدا ہوا یقیں
صفحات بینات کی سطریں ہیں غم زدہ
اور جامعہ کی خون سے ہے تربتر جبیں
حضرتؒ کے سر پہ تاج خلافت تھا ضوٗ فشاں
دن رات کر رہے تھے وہ اصلاح تاہئیں
افسوس قاتلوں کے ظلم کی ہے انتہا
گونجا فغان وشور کہ قاتل ہیں بدتریں

حضرت کی ذات "ختم نبوت" کی پاسباں
تحریر ان کی ختم نبوت پہ دل نشیں
صفحات جنگ روز جمعہ یاد آگئے
مخلوق حق کو آپؒ دکھاتے تھے راہ دیں
عبدالرزاق شیخ ہیں مجروح وغمزدہ
مفتی جمیل بھی ہیں شب وروز اب حزیں
دیدی حیات، عشق کو بخشی حیات نو
دار و رسن کو چوم لیا تو نے آفریں
روشن ہوا زمانہ بصائر کے نور سے
یوسفؒ تھے دوم یوسفؒ اول کے جانشیں
کیا خوب تزکیہ تھا تھی تقریر دلپذیر
تدریس عالی شان تھی، تصنیف بہتریں
اللہ سے دعا ہے عطا کردے مغفرت
جنت میں منتظر ہو تیرے حور نازنیں
دن رات کام کرنے میں ان کا سکون دل
باطل کے انتقاد میں چلتی رہی مشیں
حضرتؒ کی زندگی میں تھا ماحول پُر بہار
پرنور مجلسیں تھیں صحافت تھی مہ جبیں
عشق نبیؐ کا نغمۂ شیریں تھا برزباں
ہاتھوں سے پھیلتی رہی خوشبوئے عنبریں
آوازِ حق تھی شیخؒ کی باطل شکن رضا
ان کے قلم کی نوک میں تھا نور آتشیں

مولانا عزیز الرحمٰن، جامعہ بنوریہ

رثاء الشیخ یوسف لودھیانویؒ

مضیٰ شیخنا یوسفؒ وابکی البواکیا
مضیٰ مرشد العالم فیا اسفیٰ لیا

ترجمہ: "ہمارے شیخ یوسفؒ گزر گئے اور رونے والوں کو رلا گئے، جہان کی اصلاح کرنے والے گزر گئے، پس افسوس ہے میرے لئے"۔

مضیٰ من هو المحسن وزودنا هماً
غرقنا ببحر الغم وزرنا الدواهیا

ترجمہ: "ہمارے محسن گزر گئے اور ہمیں غم کا توشہ دے گئے، چنانچہ ہم غم کے دریا میں ڈوب گئے اور ہم مصائب سے دوچار ہو گئے"۔

مضی وارث احمدﷺ مجیبا لداعی الرب
اماماً تقیاً مقتدیً کان عالیا

ترجمہ: "احمد ﷺ کے وارث اپنے رب کی داعی پر لبیک کہتے ہوئے گزر گئے، جو امام، متقی، پیشوا اور بلند صفات والے تھے"۔

مضی اثر مختارؒ وتلمیذه سمیعؒ
فیا عجباً انظر کعقد اللؤالیاً

ترجمہ: "(حبیب اللہ) مختار اور ان کے شاگرد (مفتی) عبدالسمیع کے پیچھے یہ بھی گزر گئے، پس تعجب ہے (پس پے در پے شہادتوں کو) دیکھئے تو جیسے موتیوں کا ہار ہو"۔

ترى الناس فی حزن لفقد زعیمهم
فمن ذا نعزیه ومن ذا نسلیاً

ترجمہ: ”تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ اپنے قائد کی جدائی پر غمگین ہیں، پس ہم کس کو صبر دلائیں اور کس کو تسلی دیں“۔

تأسی لدمغ القادیانی مجاهداً
امام الهدیٰ یوسفؒ بنوری بدالیا

ترجمہ: ”انہوں نے مجاہد بن کر (فتنہ) قادیانی کو ختم کرنے میں، امام ہدایت یوسف بنوریؒ کی اقتدا کی، یہ بات میرے سامنے آئی ہے“۔

وقدفاز فی الجهد الامام المجاهد
محی فتنة المرزا نهارا لیالیا

ترجمہ: ”اور بے شک کامیاب ہوئے اپنی کوشش میں امام مجاہد، اور انہوں نے دن رات کی محنت سے مرزا (قادیانی) کا فتنہ مٹایا“۔

وجدناه فی التحریر بحراً وفارساً
وفی صف میدان الجهاد المباریا

ترجمہ: ”ہم نے ان کو تحریر کے (میدان) میں سمندر اور شہسوار پایا، اور میدان جہاد کی صف میں سبقت کرنے والا“۔

وارشاد عارفیؒ وتقویٰ زکریاؒ
وفی مسند الحدیث فاق المعالیا

ترجمہ: ”اور (ان میں) ڈاکٹر عبدالحی عارفی کا سا جذبہ اصلاح وارشاد اور مولانا محمد زکریاؒ جیسا تقویٰ تھا، اور وہ مسند حدیث میں بلندیوں پر فائز تھے“۔

نقی تقی فاهتدی لسبیله
سقی قبره الرحمن سقیاً موالیا

ترجمہ: "ظاہری اور باطنی طور پر پاک تھے پس اپنا راستہ سیدھا پاگئے۔ اللہ تعالیٰ پلائے ان کی قبر کو پے در پے پلانا۔"

بشهر الصفر استشهد الحبر عارف
اجاب الاله مابه کان داعیا

ترجمہ: "ماہ صفر میں شہید ہوئے وہ عالم جو عارف بھی تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی وہ دعائے (شہادت) قبول فرمائی جو وہ مانگتے رہے"۔

وجاهدت فی اللّٰه عصاماً لدینه
ویا ایها الراحل الی اللّٰه راضیاً

ترجمہ: "اور آپ نے اللہ کے راستے میں اس کے دین کی حفاظت کے لئے جہاد کیا، اور اے سفر کرنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف راضی ہو کر"۔

عزیز یقول الصبر اعلیٰ سجیة
فصبراً ورشداً اعطنا یا الهیا

ترجمہ: "عزیز کہتا ہے صبر اونچی خصلت ہے، پس اے ہمارے پروردگار ہمیں صبر وہدایت دیدے"۔

مولانا خلیل احمد تھانوی-لاہور

تاریخہائے وفات

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی نور اللہ مرقدہ!

۱:....... آہ مولانا امام محمد یوسف لدھیانویؒ انتقال کر گئے!

۲۱۶ ۳۶۴ ۸۴۱ = ۱۴۲۱ھ

۲:...... ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ امواتا بل احیاء،

۵۸۰ ۹۱۸ ۵۰۲ = ۲۰۰۰ء

۳:.... دُرِ نایاب شہید ملت محمد یوسف لدھیانویؒ،

۲۶۸ ۷۸۹ ۳۶۴ = ۱۴۲۱ھ

۴:.....فانما قال جل قوله: سلام علیه یوم ولد
ویوم یموت ویوم یبعث حیا۔

۴۷۷ ۱۵۲۳ = ۲۰۰۰ء

۵:..... وقد قال اللّٰه جل کلامه: لایسمعون فیها لغوا الا سلاما-

۴۳۶ ۱۵۶۴ = ۲۰۰۰ء

۶:..... حضرت علامہ امام محمد یوسف لدھیانویؒ،

۱۴۰۸ ۲۲۸ ۳۶۴ = ۲۰۰۰ء

۷:.... صاحب معارف مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ بانی اقرا اسکول پاکستان،

۴۹۲ ۱۲۸ ۳۶۴ ۱۰۱۶ = ۲۰۰۰ء

۸:.... فقال جل مجده: انه من عبادنا المخلصین،

۲۹۶ ۱۱۲۵ = ۱۴۲۱ھ

۹:.... لقال جل شانه: نرفع درجات من نشاء

۵۵۰ ۱۴۵۰ = ۲۰۰۰ء

۱۰:.... فقد قال جل علمه: حسنت مستقرا ومقاما،

۴۹۳ ۱۵۰۷ = ۲۰۰۰ء

مولانا شفیع اللہ، استاذ
جامعہ علوم اسلامیہ

اشک ہائے عقیدت

بانگ آمدہ ناگاہ بہ چمن بلبلاں نماند
زانکہ خزاں رسید بگلشن گلاں نماند
آں یادگار یوسفؒ ما یوسفؒ ثانی
رخت سفرش بست بعقبیٰ رواں نماند
در جان خستہ طاقت غم ہائے پے بہ پے
داغ سمیعؒ وفرقت مختارؒ تواں نماند
شیخ راشہید کرد کم بخت گان دہر
یک نجم درخشاں کہ امروز آں نماند
شد کاروان ختم نبوت ازو یتیم
دانی کہ آں نشان بخاریؒ عیاں نماند
شیخ الحدیث ومفتی وہم پیر طریقت
آں چشمۂ شیریں بعالم رواں نماند
بے لوث بود خادم دین متین ہمیش!
فیضش کہ بود عام بانس جاں نماند
برخاست بزم مدتے احباب ودوستاں
آں شمع منور کہ درو بود آں نماند
شاداں شوم چگونہ دگر گونہ رنجہاست
در گلشن علوم کہ آں باغباں نماند

یک عاشق رسولؐ بدرگاه رب قبول
پروانہا رفتند کہ چراغ زماں نماند
پرسی چرا زرنج فراقش حدیث ما!
زخم چنین رسیدہ کہ در قلب جاں نماند
اشکے چنیں چکیدہ زچشم بہ ہجر او
تا آنکہ دروسالہا دیدن تواں نماند
طلاب جامعہ دہراستاذ زفغاں فغان!
گوہر کہ بود بیش بہا درمیاں نماند
یارب زابر رحمت خود رحمت بسیار
برمرقدش فشاں کہ فخر زماں نماند
سال وصل شفیع بخواں در قرآن مجید
ایں فادخلوھا خالدین آں میہماں نماند
۱۴۲۱ھ